www.novelsclubb.com
فنا
از قلم بنتِ ملک
novelsclubb
novelsclubb
03257121842
read with laiba

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

فنا

از قلم

بنتِ ملک

www.novelsclubb.com

رات کی خاموشی میں اچانک سے سنائی دینے والے شور کو سن کر گھر کے سب افراد باہر کی طرف بھاگے۔ باہر آتے ہی سامنے کا نظارہ دیکھ کر سب کی حیرت کی انتہا نہیں رہی۔ وہ آدمی زمین پر گرے پڑے شخص کو مسلسل مکے اور لاتیں مار رہا تھا۔ اس شخص کا منہ خون سے لت پت تھا۔ ہونٹ پھٹے ہوئے تھے آنکھیں نیلی پڑھ گئی تھیں۔ مسلسل مار کھانے کی وجہ سے اس کا وجود سست پڑھ گیا تھا۔ پہلے کی مزاحمت اب بے بسی میں بدل چکی تھی۔ اس کا سانس بند ہو رہا تھا لیکن سامنے والا شخص تو جیسے پتھر کا بن گیا تھا۔ نا کچھ سن رہا تھا نا کچھ بول رہا تھا۔ اس کا وحشی پن دیکھ کر ایک نوجوان لڑکی آگے کو بڑھی اسے پتا تھا کسی اور میں ہمت نہیں ہو گی۔ اس نے اپنا سارا ڈر اور جھجک پن ایک طرف رکھا اور جا کے اس کا بازو پکڑ لیا۔

"ب۔۔۔ب۔۔۔۔بھائی بس کر دیں وہ مر جائے گا۔ "

لیکن وہ کہاں کسی کی سننے والا تھا۔

بھائی جان پلیز اسے کچھ ہو جائے گا آپ کو اللہ کا واسطہ کچھ تو بولیں آپ کیوں " اسے یوں بے رحمی سے مار رہے۔۔"اس کی آواز حلق میں اٹک گئی۔اس کی شعلہ برساتی نظروں میں دیکھ کر اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑھ گئی۔وہ اس کا بازو چھوڑ کر دو قدم پیچھے ہوئی۔

یہ سب نظارہ ان لوگوں میں کھڑی ایک اور لڑکی بھی دیکھ رہی تھی۔جس کا وجود خوف سے لرز رہا تھا اور آنکھوں سے مسلسل آنسو جاری تھے۔

اسے تو آج کچھ ہو کر ہی رہے گا۔"اس اسے اٹھا کر زمین پر پٹخ کر کہا۔"

وہ شخص کھانسنے لگا۔اپنی جیب سے بندوق نکال کر اس کی کنپٹی پر تانی۔سامنے والے شخص کی آنکھیں ڈر اور خوف سے پھیل گئیں۔لیکن وہ گولی سائیڈ پر لگے گلدان میں جا لگی۔فضا میں اودھم سی مچ گئی۔اس سے پہلے کہ وہ اس پر گولی چلاتا سامنے سے آتے وجود کو دیکھ کر اس کے ہاتھ کے ساتھ پورا وجود پتھر نما بن گیا۔اس کی آنکھوں میں پہلے والی وحشت کی جگہ درد نے لے لی تھی۔

مرے مرے قدم اٹھاتے وہ اس کے قریب گیا۔اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔

یہ کون ہے۔"ایک عمر رسیدہ خاتون نے آگے بڑھ کر کہا۔"

یہ۔۔۔"وہ کچھ کہہ نہیں سکہ اس کے پاس الفاظ نہیں تھے یا شاید ہمت نہیں " بچی تھی۔

: ماضی

ارتضٰی میری بات سنیں آپ کو کتنی بار کہا ہے ہر چیز اپنی جگہ پر رکھا کریں۔آپ" "تو ایسے نہیں تھے کیا ہو گیا ہے آپ کو۔

آج پھر سے وہی غم کی شام تھی۔آج پھر سے وہ اس ازیت سے بار بار گزر رہا تھا۔ چاہ کر بھی وہ اس کے ذہن سے نہیں نکل پا رہی تھی۔نکلتی بھی کیسے وہ دل پر جو حکومت کرتی تھی ابھی بھی، ہمیشہ ہی۔۔

" ارتضیٰ دیکھیں تو میں کیسی لگ رہی ہوں؟"

"ارتضیٰ اٹھ جائیں۔"

ارتضیٰ! دیکھیں تو میں نے چوڑیاں پہنی ہیں۔"اس نے اپنی سرخ ہوتی ہوئی " آنکھوں کو کھول کر ارد گرد دیکھا۔وہاں اس کا عکس اسے نظر آیا جو آہستہ آہستہ کمرے کے ہر کونے میں نظر آنے لگا۔اس کی آوازیں ہر کونے سے سنائی دیں۔ ارتضیٰ نے اپنی آنکھیں زور سے میچ لیں۔ سر میں شدت سے درد محسوس ہونے لگا ۔اس نے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں میں زور سے پکڑ لیا۔

بس کرو پلیز چلی جاؤ۔"وہ پاگلوں کی طرح کہنے لگا۔ "

میں چلی جاؤں !"اس لڑکی نے ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا۔ "

الہام پلیززز۔"ارتضیٰ کی آواز اس بار بھر آئی۔"

وہ الہام کے سائے کے پیچھے اٹھ گیا۔اس کے پیچھے آتے آتے اچانک سے اس کا وجود غائب ہو گیا۔

الہام۔۔۔۔الہام !"وہ پردوں کو پاگلوں کی طرح ادھر ادھر کرتے ہوئے " شدت سے اسے پکارنے لگا۔اور یوہی وہ کالے اندھیرے میں گم ہوتی گئی۔

اچانک ہی اس نے پاس پڑے گلدان کو اٹھایا اور زور سے سامنے دیوار پر دے مارا۔ اس سے بھی غصہ ٹھنڈا نہیں ہوا تو اگلا نشانہ شیشے کو بنایا اور وہ بھی اپنے ہاتھوں سے۔ شیشہ تہس نہس ہو کر کرچی کرچی ہو گیا۔ بلکل اس کے دل کی طرح ٹوٹا ہوا۔اس کے ہاتھ سے خون لڑیوں کی صورت ٹپکنے لگا وہ زخمی تھا بلکل اس کی روح کی طرح۔

ارتضیٰ لڑکھڑاتے قدموں سے صوفے کے پاس گیا اور وہاں پڑی بکھری الہام کی چیزوں کے پاس دھیرے دھیرے بیٹھتا گیا۔اس نے زخمی ہاتھ سے اس کے تصویر کو اٹھایا اور اپنے سینے سے لگا لیا۔

××××××××××××××××

اسلام و علیکم امی۔"وہ سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے سوٹ کے بٹن ٹھیک" کرتے ہوئے بولا تو سب کا دھیان اس کی طرف گیا۔

وعلیکم السلام بیٹا۔"وہ اس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولیں۔"

بیٹا ناشتہ تو کر لو۔"اسے جاتا دیکھ کر وہ خود کو روک نہیں پائیں۔آخر کو ماں تھی۔"

امی۔۔۔"وہ منع کرنے والا تھا لیکن ماں کی آنکھوں میں اداسی دیکھ کر بیٹھ گیا۔"

فروا پڑھائی کیسی جا رہی تمہاری چندا۔"اس نے نہایت پیار سے بہن سے پوچھا۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بہت اچھی۔۔بھائی۔"فروا نے پورے دل سے مسکرا کر کہا۔اس کا بھائی بہت "
عرصے بعد تھوڑا نارمل ہوا تھا۔

گوڈ محنت کرو۔"وہ اسے تاکید کرتے اٹھ گیا۔"

ارے ارے کہا جارہے ہیں۔۔بھائی صاحب ہم سے تو مل لیں۔"آگے سے "
آتے ہوئے حماد نے اسے روک کر کہا۔

اور۔۔۔بتا کیا چل رہا ہے آج کل کافی عرصے سے غائب ہو تم!"ارتضیٰ نے حماد "
کے گلے لگ کر کہا۔

حماد ارتضی کا چچازاد تھا۔عمر میں ارتض حماد سے دو سال چھوٹا تھا۔

" دیکھیں تو چچی کون کہہ رہا ہے۔ "

چلو مجھے جانا ہے آلریڈی بہت دیر ہو گئی ہے۔"ارتضیٰ نے ایک بار پھر اپنی "
گھڑی کی طرف دیکھ کر کہا۔

رک مجھے بھی چھوڑتا جا اپنے ساتھ۔"حماد بھی ٹوسٹ اٹھاتے اس کے پیچھے آگیا "

۔

چچی رمشہ نہیں جا رہی کیا؟"فروا نے سائیبہ بیگم سے پوچھا۔"

"ابھی تو آرہی تھی ناشتہ کرنے۔۔جا کے دیکھو بچے کہاں رہ گئی ہے۔ "

جی۔"فروا رمشہ کے کمرے میں چلی گئی۔"

رمشہ رمشہ کہاں ہو دیر ہو رہی ہے۔اب آ بھی جاؤ یونیورسٹی نہں جانا کیا؟"وہ "
پورے کمرے میں اسے ڈھونڈ رہی تھی۔

رمشہ !جب وہ بیڈ کے دوسرے طرف آئی تو رمشہ وہاں اپنا منہ گھٹنوں میں "
چھپائے بے آواز رو رہی تھی۔

رامی کیا ہوا؟میری طرف دیکھو !"اس نے دونوں ہاتھوں سے اسکے آنسوؤں کو "
صاف کیا۔

"کیا ہو گیا ہے تمہیں رامی کیوں اتنی الجھی ہوئی رہتی ہو تم؟ پہلے تو ایسی نہیں تھی۔" اس کے بغل میں بیٹھتے ہوئے فروا نے دھیمے سے کہا۔

"م م مجھے نہیں پتا۔۔۔ تمہیں نہیں پتا فروا مجھ سے بہت بڑھی غلطی ہو گئی ہے۔ میں پھنس گئی ہوں مجھے نہیں پتا کہ میں کیا کروں۔۔" وہ اپنے بال دونوں ہاتھوں میں جکڑ کو بولی۔

"رامین ہم سب ہی الجھ گئے ہیں۔ ہم سب اٹکے ہوئے ہیں سمجھ نہیں آ رہا ایسا کیا ہو گیا اچانک۔" وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولی۔

"خیر چلو ہمیں مضبوط بننا ہے۔ ایسے زندگی نہیں چلے گی۔ چلو اٹھو ساتھ چلتے ہے۔" اس کے طرف ہاتھ اٹھاتے ہوئے وہ اٹھی۔

رمشہ نے مسکرا کر اسکا ہاتھ پکڑا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے فروا، ایسا کیا ہو گیا ہو گا؟" رامی نے دھیمے لہجے میں کہا۔

میں کچھ نہیں جانتی بس اتنا جانتی ہوں کہ وہ بے گناہ تھی اور میرے لیئے ہمیشہ "
رہے گی۔" فروا کی پر اعتمادی نے رمشہ کو اندر تک ہلا ڈالا۔ وہ دونوں کاندھے سے
کاندھا ملائے یونی چلی گئیں۔

"م

یں اندر آجاؤں؟" حماد نے دروازہ کھٹکھٹا کر اندر آنے کی اجازت مانگی۔

ہاں۔۔۔ آجاؤ۔" ارتضیٰ موبائل میں مصروف تھا۔ حماد کو اندر آتا دیکھ کر "
موبائل ایک سائیڈ پر رکھ دیا۔

"میں نے ڈسٹرب تو نہیں کیا؟"

نہیں نہیں کہو تم نے فائل کمپلیٹ کرلی آخر کار۔" ارتضی نے بات کا رخ بدلتے "
ہوئے حماد کے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا جس میں وہ ہرے رنگ کی فائل لئے کھڑا تھا

۔

www.novelsclubb.com

مجھے تو تم کافی مصرف لگ رہے تھے۔۔ خیر اوہ ہاں یہ فائل میں نے کر لی مکمل " بس تم سائین وغیرہ کر دو۔۔"اس نے ارتضی کی طرف فائل بڑھائی۔

حماد کی بتائی گئی جگھوں پر اس نے باری باری سائین کیے۔

اچھا تو تمہارے کوئی پلینز تو نہیں رات کیلیئے ؟"حماد نے اس کے ہاتھ سے فائل " لیتے ہوئے کہا۔

کیسے پلینز ؟"ارتضیٰ کرسی گھما کر سیدھا ہوا۔"

". ارے حفصہ کے سٹور کا آغاز ہے۔آج رات تمہیں انوائیٹ کیا ہے"

"مجھے ایک ضروری کام نپٹانا ہے آج میں نہیں آسکتا تم چلے جانا۔"

" پر۔۔"

میں نے کہہ دیا مجھے کام ہے تم چلے جاؤ اور کوئی بحث نہیں۔"وہ حماد کی بات بیچ" میں کاٹ کر سیدھا آفس سے باہر نکل گیا۔

مکمل سیاہ لباس میں ملبوس کوئی شخص وہاں شہر سے تھوڑی دور ایک بیلڈینگ میں داخل ہوا۔اس کا ایک ایک قدم مشکوک تھا۔لفٹ میں داخل ہوتے ہی اس نے سب سے نیچے والے فلور کا بٹن دبایا اور لفٹ سے پشت ٹکا کر اب نیچے جانے کا انتظار کرنے لگا۔

" او مسٹر تم کون ہو۔۔۔ "

کیمروں کا معائنہ کرنے والے بوڈی گارڈ کی بات کو منہ میں ہی دبا کر اسے زوردار پنچ سے زمین پر گھر دیا۔

اور کیمروں کو اوپریٹ کرنا شروع کیا۔کیمرے کے سامنے چلتے ایک ایک منظر کے ساتھ اس کے دل کی دھڑکن ختم ہو رہی تھی۔غصے سے یوں معلوم ہو رہا تھا کی گویا اس کی رگیں پھٹ جائیں گی۔توڑی دیر بعد ہی اس نے کرسی اٹھا کر پورے سسٹم کو

تہس نہس کر دیا۔اور جو یو ایس بی ریکارڈ کرنے کیلیئے لگائی تھی اسے اٹھا کر اس گارڈ کی طرف مڑا۔

"میں قہر ہوں جو تم سب پر برسنے آیا ہوں۔اسے کہو اپنے دن گننا شروع کر دے۔" اس کی بات اور لہجے میں قہر محسوس کر کے اس کی سانس اٹک گئی۔

"ک ک کیا مطلب۔۔؟"

"کال کرو اور میں نے جو الفاظ ادا کیئے کیں ٹھیک ویسے ہی اس درندے کو پہنچاؤ۔" اس نے سیکیوریٹی گارڈ کی طرف فون پھینک کر کہا۔گارڈ خوف کے مارے اور کچھ نا کہہ سکا بس فون اٹھا کر کال ملانے لگا۔دوسری طرف کسی شخص نے کال اٹھائی تو فون میں سے شور کی آواز سنائی دی۔

"ہ ہیلو۔"گارڈ نے ہمت کر کے بول ہی دیا۔

"ہیلو کون؟"دوسری طرف وہ شخص آواز سن کر چھونکا۔

"س س سر میں بات کر رہا ہو۔۔۔ "

ت تم کیا چاہیے تمہیں جو رقم میں نے دی ہے کیا اس سے تمہارا جی نہیں بھرا۔" "

وہ فون پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے چبا چبا کر کہنے لگا۔

س س سر ک کوئی آدمی یہ کہہ رہا ہے۔"اس نے وہی بات دوسرے آدمی کو "

سنائی تو اگلے والے کا وجود ٹھنڈا پڑھ گیا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو فون دو اسے پاگل تو نہیں ہے نا۔"

س سر۔۔"اور اس کی بات کو پورا کیا گولی کی آواز نے۔ "

فون پر شخص کے حواس بگڑ گئے۔گولی کی آواز سن کر ایک دم سے اس نے کال کاٹ دی۔اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا ایسا کون کر سکتا ہے۔اس کے دماغ میں کسی دشمن کا نام بھی نہیں آ رہا تھا یا شاید اس کے گناہوں کی فہرست تھی بھی اتنی لمبی تھی کہ وہ کچھ بھول گیا ہو۔

www.novelsclubb.com

لیکن ظالم اپنا ظلم بھول جاتا ہے، لیکن مظلوم نہ بھولتا ہے نہ ہی معاف کرتا ہے۔

رات کو رمشہ اور فروا یونی کے کام میں مصروف تھیں اور باقی افراد بھی اپنے ٹھکانوں پر پہنچ چکے تھے۔

بس ایک ہی شخص تھا جو سب سے الگ تھا۔ قیامت سی تھی اس کے اندر۔ اس کے اذیت کے لمحوں میں خلل دروازے پر ہوئی دستک نے ڈالی .

"یس۔ "

ارتضیٰ ڈیم ایٹ بہت بڑا نقصان ہو گیا ہے۔" حماد پریشانی کی عالم میں ارتضیٰ کے " پاس آیا۔

کیوں ایسا کیا ہو گیا؟" ارتضی ہلکا سا مسکرایا۔ "

www.novelsclubb.com

میرے نام کے جو شیئرز تھے سب ڈوب گئے ہیں۔میرا سب برباد ہو گیا ہے۔ "

" ایک دو مہینوں سے سب عجیب سا ہو رہا ہے۔اور آج سب ڈوب گیا۔

ارتضیٰ اس کی بات آرام سے سن رہا تھا۔

ارتضیٰ کچھ تو بولو۔"حماد تڑپ اٹھا۔ "

"میں کیا بولوں حماد تم کیا چاہتے ہو کیا کروں میں تمہارے لیئے؟ "

تم اینویسٹ کر سکتے ہو میرے شیئرز میں۔اس طرح شاید پروفیٹ بڑھ جائے۔ "

"

آئی ایم سوری حماد میں ایسا نہیں کر سکتا۔"ارتضیٰ نے اسے دیکھے بغیر سپاٹ لہجے "

میں کہا۔

' ل ل لکین کیوں ارتضیٰ۔ '

www.novelsclubb.com

کیونکہ تم جانتے تو ہو بزنس میں شاید کی کیا جگہ اور اسپیشلی تب جب ہم نے ایک "نئ کیمپیئن شروع کی ہے۔میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔"

اس کے بعد حماد کو شیئرز بیچنے پڑے اسے نقصان پہ نقصان ہوتا جارہا تھا۔اسے اپنے حصے کی زمینے بھی بیچنی پڑی۔وہ پاگل سا ہو گیا تھا۔یہاں تک کہ وہ سکون کیلیئے ڈرگز کا سہارہ لینے لگا تھا۔اس کی حالت غیر سے غیر ہوتی جارہی تھی۔اسے اتنا اندازہ ہو گیا تھا یہ اللہ کا بدلا ہے۔یہ اس کے گناہوں کی سزا ہے۔

آج سب گھر والوں کیلیئے ایک بار پھر اذیت کا مقام تھا۔کیونکہ آج وہی دن تھا جب اس گھر سے ایک پھول کا جنازہ اٹھا تھا اور آج حماد نے بھی ایک بم پھوڑا تھا اس کی بیماری کا۔اسے سکن کینسر ہو گیا تھا۔

"کیا مطلب حماد یہ کیا کہہ رہے ہو!"اس کی ماں نے نم پڑھتے لہجے سے اسے کہا۔

یہ سچ ہے امی میں مر رہا ہوں۔امی م۔میں کچھ نہیں کر سکتا امی۔"وہ اپنی ماں " کے سامنے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔دروازے میں کھڑی رمشہ کے ہاتھ سے چائے کا ٹرے گر گیا۔وہ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ بھاگ کر اپنے کمرے میں گئی۔

یہ کیا ہو رہا ہے ہمارے گھر میں اللہ رحم فرما۔"ارتضیٰ کی امی کو جب خبر ہوئی " انہیں بہت افسوس ہوا۔لیکن انہیں پتا تھا آج ان کے بیٹے کو ان کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔لیکن وہ کچھ نہیں کر پا رہی تھیں بس دعا کے سوا۔

حماد کا سن کر افسوس ہوا۔"ارتضیٰ غیر حالت میں بیٹھا تھا کہ حماد اس کے پاس آیا" ۔

میں ہوں ارتضیٰ۔"حماد نے دھیمے لہجے میں کہا۔ "

"کیوں آئے ہو یہاں۔ "

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تمھیں۔پتا ہے۔۔۔ہے نا"اس نے مشکل سے الفاظ ادا کیے۔ "

وہ میری بیوی تھی۔میری شریک حیات،میری زندگی کی ساتھی۔اس نے تو " کبھی کسی کا دل بھی نہیں دکھایا پر اس کے ساتھ ایسا کیوں کیا تم نے؟"ارتضیٰ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے مقابل کھڑا ہوا۔

" ارتضی میں۔۔"

تم کیا! ہاں تم کیا! الہام نے کیا بگاڑا تھا تمہارا؟ ذلیل انسان! تم نے مجھ سے میری " زندگی چھین لی حماد! گھن آتی ہے مجھے تم سے (گالی)"!

ایک ایک لفظ کے ساتھ وہ اسے ایک ایک مکا مار رہا تھا اب تک حماد کے منہ سے خون رواں ہو چکا تھا۔

"دیکھو میری بات سنو۔۔۔ "

"کیا بات سنوں میں تمہاری کہ تم نے میری بیوی کو کیڈنیپ کیا؟ ہاں یا یہ کہ تم نے اسے مار دیا؟ یا یہ کہ وہ ماں بننے والے تھی؟" ارتضیٰ نے حلق کے بل چلا چلا کر کہا۔

"ارتضی میں اسے مارنا نہیں چاہتا تھا۔

شٹ اپ! جسٹس شٹ اپ۔" حماد کو کالر سے پکڑ کر کمرے سے باہر پھینکا۔ اور اسے گھر میں پڑی ہر ایک چیز پر مارنے لگا۔۔۔ پھینکنے لگا۔

حال۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ میری اور الہام کی بیٹی۔"ارتضیٰ نے اسے اپنے بانہوں میں بھینچا۔"

کیا؟ یہ کیا کہہ رہے ہو ارتضی !"ان سب نے حیرانگی سے پہلے ارتضیٰ کو دیکھا اور " پر اس چھوٹی سی پری کو۔

بتاتا ہوں۔۔سب بتاتا ہوں۔"ارتضیٰ اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے جیب سے یو ایس بی " نکال کر لیونگ روم میں گیا۔وہ سب بھی اس کے پیچھے چل دیئے۔رمشہ نے حماد کو سہارہ دے کر ان کے پیچھے لایا۔

ٹی وی پر منظر ان کی ایک کزن کی شادی کا چل رہا تھا۔سب تشویش سے سکرین کو دیکھ رہے تھے۔رمشہ آگے کا منظر دیکھ کر زمین پر گرتے گرتے بچی۔اس نے صوفے کا سہارہ لیا۔

سکرین پر چلتا منظر۔۔۔۔

دیکھو فروا تمہارہ بھائی ابھی تک نہیں آیا۔" الہام پارلر کے آگے انتظار کرتے " کرتے تھک گئی تھی۔

الہام بلاشبہ بہت خوبصورت تھی۔اس کے گھنگرالے بال جن کا مہندی جیسا رنگ تھا اور آج پہنا ہوا رنگ اس کے حسن کو چار چاند لگا رہا تھا۔

آجائیں گا بھابھی۔۔آپ جناب تھوڑا صبر کا سانس بھر لیں۔"فروا نے اسے فون" پر تاکید کی اتنے میں وہاں گاڑی آکر رکی اور ارتضی سفید لباس میں ملبوس گاڑی سے اترا۔

آگئے آپ !"الہام نے ناراضگی دیکھاتے ہوے کہا۔ "

لیکن وہ تو الہام کے حسن کے سحر میں تھا۔

www.novelsclubb.com

اہم جی آ گئے ہم اپنی بیگم کو لینے۔"ارتضی کی بات پر وہ مسکرا دی لیکن پھر آنکھیں" گھما کر اس کی طرف سے نکل گئی اور گاڑی میں بیٹھ گئی۔ارتضی ہنس کر اس کے پیچھے گاڑی میں بیٹھ گیا۔

الہام تم نے مجھے کچھ بتانا تھا۔"ارتضی اسے صبح کی بات یاد دلاتے ہوئے کہنے لگا۔ "

ہاں میں بتاؤں گی صبر کریں سرپرائز ہے۔"الہام نیچے مسکرا کر دیکھنے لگی۔ "

"کیا وہ مجھے اچھا لگے گا؟ "

ہاں ضرور کیوں نہیں بلکہ بہت اچھا لگے گا! آپ بس انتظار کریں!"الہام اس کی " بے چینی دیکھ کر محفوظ ہو کر کہہ رہی تھی۔

کچھ ہی دیر میں وہ سب ہال میں پہنچ گئے تھے۔وہ لوگ تو ڑی دیر سے آئے تھے۔ دلہا دلہن کی اینٹری ہو چکی تھی۔اب ارتضی کو پتا تھا الہام اس بات کیلئے بھی اسے معاف نہیں کرنے والی۔

www.novelsclubb.com

منہ کیوں لٹکا یا ہوا ہے میری بیگم نے؟"ارتضیٰ نے شرارتی انداز میں پوچھا۔"

آپ کی وجہ سے ہم لیٹ ہو گئے میں نے اینٹری بھی مس کر دی۔"دونوں بازو آپس میں باندھتے ہوئے بولنے لگی۔

"ارے پیاری بھابھی آپ یہاں میں آپ کو پورے ہال میں ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گئی۔"اس سے پہلے کہ ارتضیٰ کچھ کہتا فروا ان کے درمیان آ کھڑی ہوئی۔

"اب تمہیں کیا چاہیئے بھئی۔ تم دونوں بھائی بہن نا مجھے بہت تنگ کرتے ہو۔۔"

"میں گئی چچی کو شکایت لگانے۔

الہام نے فروا کا ہاتھ اپنے کاندھے سے ہٹایا اور بنا رکے چلی گئی۔

"ارے ارے بھائی روکیں انہیں ورنہ مارے جائیں گے۔"

"ارے الہام بیگم رکو تو سہی۔"وہ دونوں اسے روکنے کی ناکام کوشش کر رہے تھے۔

کریں جتنا تنگ کرنا ہے مجھے دیکھ لینا ایک دن میں نے بہت دور چلے جانا ہے پھر " آوازیں دیتے رہیئے گا میں نہیں آؤں گی پلٹ کر۔" الہام ہنستی کہہ رہی تھی۔

الہام کتنی بار کہا ہے ایسی باتیں مت کیا کرو۔" ارتضیٰ اچانک سنجیدہ ہو گیا۔ اسے " بازو سے پکڑ کر آرام آرام سے کہنے لگا۔

ارتضیٰ۔۔اچھا میرا بازو تو چھوڑیں۔" وہ اس کا بازو چھوڑ کر آگے چلا گیا۔ "

ارے رکیں اب یہ کیا بات ہوئی ناراض میں تھی مجھے منانے کے بجائے خود " ناراض ہو گئے۔" وہ بھی اس کے پیچھے چل دی۔

"اور اب شروع ہو گیا روٹھنے منانے کا پروگرام۔"

کس کا۔" فروا آکر رمشہ کے پاس کھڑی ہو گئی۔ "

"ارے میرے اکلوتے بھائی اور جان سے پیاری بھابھی کا۔ "

ان کا تو روز کا ہے۔" وہ دونوں ہاتھ پہ ہاتھ مار کر ہنسنے لگیں۔ "

مہندی اور رخصتی اختتام کو پہنچ گئی تھی۔آج ولیمہ تھا۔ہمیشہ کی طرح سب لوگ تیاریوں میں مصروف تھے۔

ارتضیٰ مجھے اچھا فیل نہیں ہو رہا ایسا لگ رہا ہے کچھ برا ہونے والا ہے۔"وہ دونوں " گاڑی میں بیٹھے تھے۔

ریلیکس کرو بیگم کچھ نہیں ہو گا۔"اس نے الہام کے ہاتھ کہ اوپر آپنا اتھ رکھ دیا " ۔بے چینی تو اسے بھی صبح سے ہو رہی تھی لیکن اس نے الہام کو بتایا نہیں کہ وہ بلا وجہ پریشان نہ ہو۔

"اچھا سنو۔ "

"جی۔"

آج میرے قریب ہی رہنا او کے۔" وہ لوگ ہال میں داخل ہو ہی رہے تھے کہ "
ارتضیٰ نے اس سے عجیب سی فرمائش کی۔

"رمشہ میرا دوپٹہ سہی کرنا۔ "

رمشہ۔۔"فروا اسے آوازیں دے رہی تھی لیکن نا جانے وہ کہاں پر گم تھی۔ "

"ہاں بولو کیا ہے؟ "

"عجیب لڑکی ہو یار۔ میرا دوپٹہ سہی کر دو۔ "

وہ اس کا دوپٹہ لے ہی رہی تھی کہ سامنے آتے حماد کو دیکھ کر رکی۔

ایک سیکینڈ فروا میں ابھی آئی۔"فروا کو وہیں کا وہیں چھوڑ کر وہ حماد کہ قریب "
آئی۔

اسلام علیکم آپ کو کوئی کام۔"وہ حماد کو الجھا الجھا دیکھ کر پوچھے بنا نہ رہ سکی۔ "

". اوہ رمشہ تم نے الہام کو کہیں دیکھا ہے "

الہام ؟ہاں شاید یہیں کہیں ہو۔کیوں ؟"وہ ادھر ادھر عجلت میں دیکھتے ہوئے " بولی۔

اوہ کچھ نہیں میں ابھی آیا۔ایکسکیوز می۔"رمشہ اسے کچھ بتانے والی تھی لیکن حماد " نے سامنے سے الہام کو آتا دیکھ کر اسے وہیں چھوڑ دیا۔

"ہیلو ڈیئر۔ "

ہائے۔"حماد کو دیکھ کر اس کا سارہ موڈ خراب ہو گیا۔وہ حماد کی نظروں کی تاب " میں نہ لاتے ہوئے قدم آگے بڑھانے لگی۔

تم ایک بار میری بات تو سنو الہام۔"وہ اسے بازو سے پکڑنے والا تھا کہ ۔۔الہام " نے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پہ دے مارا۔

اپنی حد میں رہو مسٹر حماد۔"حماد اپنے گال کو ہلکا سے سہلانے لگا۔ "

حد تم نے جانی کہاں ہے ابھی۔" وہ اسے بازو سے پکڑ کر پاگلوں کی طرح " مسکرانے لگا۔

پاگل ہو گئے ہو چھوڑو میرا ہاتھ جاہل انسان۔" وہ اس کی گرفت سے خود کو " چھڑانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

رمشہ۔۔رمشہ اارتضیٰ کو بلاؤ۔" رمشہ جو کب سے یہ سب دیکھ رہی تھی اپنی جگہ پر" برف کی مانند جمی کھڑی رہی۔

"رمشہ ڈیئر جا کے میری امی سے ملوا نہیں بھی تو اپنی فیوچر بہو دیکھنے کا حق ہے۔ '

رمشہ نہیں اس غلیظ آدمی کی باتوں میں آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔" حماد " الہام کو لے کر ہال کے پیچھے چلا گیا۔اور رمشہ وہیں کھڑی رہی وہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہلی بس الہام کی خود کو چھڑانے کی کوششوں کو سنتی رہی۔

"رمشہ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ کیا تم نے الہام کو دیکھا ہے کہیں۔"

ارتضیٰ نے رمشہ کو اس کے خیالی دنیا سے جھٹکتے ہوئے کہا۔

ن ن نہیں نہیں ارتضیٰ بھائی میں نے نہیں دیکھا۔"اور یہ جھوٹ رمشہ کا دل بند " کر گیا۔اس کی زبان اس کے بعد بند ہوئی۔

الہام کہاں ہو دیکھو بیگم مزاق کا وقت نہیں ہے۔"اس وقت سب گھر والوں " سمیت باقی لوگ بھی گھر جا چکے تھے۔لیکن الہام کا کہیں اتا پتا نہیں تھا۔

دیکھو آئی ایم سوری لو پلیز باہر آ جاؤ۔"ارتضیٰ کو علم نہیں تھا کہ ان کے درمیان " بس کچھ ہی قدموں کا فاصلہ تھا۔حماد کی مضبوط گرفت سے الہام نہیں نکل پائی۔وہ بس ارتضیٰ کو تکتی رہی جب تک تب تک کہ وہ اس کی نظروں سے اوجھل نا ہوا۔ اس کی آنکھیں برس رہی تھیں۔وہ بہت بے بس محسوس کر رہی تھی۔

وہ بس اسے دل میں پکار رہی تھی۔لیکن وہ آواز بہت دھیمی تھی وہ ارتضی تک نہیں پہنچ پائی۔

ارتضیٰ کاش میں تمہیں پہلے یہ خوشخبری دے پاتی ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا "
۔"اور اس کے ساتھ اس کی آنکھیں بند ہو گئیں وہ بے ہوش ہو گئی اور حماد اسے اٹھا کر شہر سے بہت دور لے آیا۔حماد اور رمشہ کی منگنی ہو گئی۔ارتضی دربدر بھٹکتا رہا۔
لیکن الہام دوبارہ نہیں ملی۔الہام کی ناکام کوششوں کے باوجود وہ نہیں نکل پائی اس درندے کی قید سے۔وہ اسے کچھ نا کہتا بس تکتا رہتا۔

درندے جانور میں اپنا فیصلہ رب پر چھوڑتی ہوں حماد وہ رب جو حق الیقین ہے۔ "
وہ ذات جس کا کوئی شریک نہیں تم تباہ ہو گے حماد غرق ہو گے تم۔"الہام نے اپنی زندگی میں پہلی بار کسی کو بد دعا دی تھی۔

حماد کی روح تک کانپ جاتی تھی الہام کا ایک ایک آنسو آتش تک پہنچتے۔

الہام کا کچھ پتا چلا۔" پھر بھی بے حسوں کی طرح وہ ارتضیٰ سے یہ سوال کرتا پھرتا "
اور ارتضی اس کے سامنے بکھر بھی جاتا لیکن اس شیطان کا دل نرم نہیں پڑتا۔

www.novelsclubb.com

کہاں ڈھونڈو میں تمہیں میری جان الہام واپس آجاؤ۔ میں نے کبھی اسے ناراض نہیں ہونے دیا۔ لیکن لیکن وہ اتنی ناراض ہو گئی کہ ابھی واپس ہی نہیں آرہی۔ اتنی ناراضگی کافی تھی الہام گھر لوٹ آؤ۔"

وہ گلی گلی گھر گھر اسے ڈھونڈتا پھرتا وہ نہیں ملتی۔

اس کا دل کرچی کرچی ہو گیا تھا اور اس کا درد غصے میں تبدیل ہوتا گیا اور آخر کار وہ بھی بجھ گیا۔ وہ سب اذیت اپنے دل پر لینے لگا۔ اپنا درد اور اپنی تکلیف صرف اللہ کو دیکھاتا اور وہ تنہا سے تنہا پڑنے لگا۔

"مسز حماد۔" حامد کی آواز پر رمشہ کے ہاتھ پیر لرزنے لگتے۔

ج ج ج جی۔" وہ بمشکل الفاظ ادا کر پاتی۔ "

امی کہہ رہی تھیں شادی کی تاریخ فکس کر دوں۔۔آپ کا کیا خیال ہے ؟"وہ اسی " طرح اسے زہنی دباؤ میں ڈال رہا تھا۔رمشہ چاہ کر بھی کچھ کہہ نا پاتی۔

"ج جیسے آپ کی مرضی۔ "

ایزیو ویش۔"وہ مسکرا کر چلا جاتا۔ "

دھیرے دھیرے رمشہ کو بھی یہ بات سمجھ میں آنے لگی کہ حماد ایک سائکو پیتھ ہے۔لیکن وہ اتنی سہم گئ تھی کہ وہ اس کے خلاف نہیں جا پاتی۔اور اس دھوکے کو وہ محبت سمجھ بیٹھی تھی۔لیکن تھی تو وہ بھی برابر کی گنہگار۔

آپ سب کو لگا کہ میں نے اس کی تلاش بند کر دی تھی۔ لیکن ایسا نہیں تھا بھلا" میں یہ کر سکتا تھا کیا؟ مجھے سکون کی موت تب تک نہیں آتی جب تک میں یہ پتا نہیں لگا پاتا کی الہام کے ساتھ کیا ہوا ہے !"اس نے گہرا سانس ہوا میں خارج کیا۔

" جب میں نے سی سی ٹی وی فوٹیج نکالی ہال کی تو وہاں سے وہ کلپ غائب تھی جہاں الہام کو لے جایا گیا تھا لیکن اگلے ہی کلپ میں دیوار کے پیچھے کھڑے شخص کی گھڑی دیکھائی دی تھی اور ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے نے کسی کو پکڑ کر رکھا ہے۔اور زوم کرنے سے پتا چلا دوپٹہ الہام کا تھا۔یہ تھا میرا پہلا ثبوت۔۔مجھے نہیں پتا تھا کہ یہ گھڑی اس کمینے کی ہے لیکن ثبوت میرے پاس ہی تھا۔

www.novelsclubb.com

مین ایک دن اس کے روم میں گیا وہاں کچھ فائیلز ڈھونڈنی تھیں۔ لیکن کپڑوں کے بیچ میں ہی مجھے ایک گھڑی دکھائی دی جو کہ سیم ٹو سیم اسی سے ملتی تھی۔یہ کہتے ارتضٰی کے آنکھوں میں خون بھر آئیا۔

میں بہت وقت سے ہر ایک ہسپتال کو مونیٹر کر رہا تھا۔اور بارہ نومبر کو رات کے "
پورے دس بجے ایک انجان پیشنٹ کو لایا گیا تھا اور اس وقت ایک چھوٹی بچی کی
پیدائیش ہوئی تھی۔میں شیور نہیں تھا لیکن پولیس کے کہنے پر میں نے ڈی این
اے ٹیسٹ کروائے اور وہ سہی نکلے۔یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ کسی انجان بچی کا ڈی این
اے مجھ سے ملتا ہو۔باقی معلومات کیلئے میں نے اس گارڈ کو پکڑا جو کہ اس دن ہال
میں تھا اور اچانک غائب ہو گیا تھا۔اور اس سے انفارمیشن حاصل کی اور اس کے
کہنے کے مطابق میں اس ہسپتال میں گیا اور وہاں اس رات کے مرے ہوئے سب
پیشینٹس کو چیک کیا تو۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

وہ بات مکمل نہیں کر پایا لیکن وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ ابھی کمزور پڑے۔پیچھے مڑ کر
اس نے آنسو صاف کیئے اور انتہائی کرب کے ساتھ کہنے لگا۔

الہام کی ڈیتھ ہو چکی ہے۔۔وہ مر گئی ہے۔۔۔وہ مجھے اکیلا چھوڑ کر چلی گئی۔" "

اس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔اتنی تکلیف کہ اسے اپنی روح چیرتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

یہ میری بیٹی ہے امی آپ کی پوتی آپ کی الہام اور ارتضیٰ کی بیٹی۔"اس نے " چھوٹی بچی کو اپنی ماں کے ہاتھوں میں دے ڈالا۔

"ذلیل انسان گھن آتی ہے مجھے تمہیں اپنا بیٹا کہتا ہوئے۔ "

حماد کے بابا نے بھی اپنے طرف سے اسے خوب پیٹا۔ہر طرف ایک بار پھر شور مچ گیا اس کی ماں تو سن سی کھڑی تھی۔

ف ف فروا رمشہ کہا ہے۔"فروا جو بچی کے پاس جانے والی تھی اپنی چچی کی آواز پر" رکی۔

"اور ہاں ایک اور ٹویسٹ رمشہ کو پتا تھا۔ "

"کیا؟ "

بیگم صاحبہ وہ رمشہ بی بی بندوق لئے چت پر چلی گئی ہیں۔"اس سے پہلے کوئی اور " کچھ بھی کہتا ایک ملازم نے آکران کو خبر دی۔

وہ سب اس کی طرف گئے لیکن ٹیرس کا دروازہ بند تھا۔اس لئے سب نیچے آئے جہاں سے رمشہ دکھائی دے رہی تھی اس کے ہاتھ میں بندوق تھی جو کہ اس نے سر پر تانی تھی۔

م مجھے معاف کردیں بھائی م۔میں اندھی پڑ گئی تھی۔میں الہام کی گنہگار ہوں " "بھائی م م میں نے یہ کیا کر دیا۔

وہ زارو قطار رونے لگی۔

رمشہ دیکھو نیچے آجاؤ بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔"اس کی ماں اپنی اولاد کو موت کے " منہ میں دیکھ کر تڑپ اٹھی۔

نہیں ممی وہ ایک یتیم بچی تھی میں اس کی زندگی چھین کر خود کیسے سکون سے جی "سکتی ہوں بتائیں ذرا۔"

رمشہ۔"اس کی ماں پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ "

اور کچھ ہی دیر میں ہوا میں فائرنگ کی آواز گونجی رمشہ کا بے جان وجود نیچے سویمینگ پول کے پانی میں گر گیا۔

یہاں وہ رمشہ کو باہر نکال رہے تھے وہاں حماد کی ماں کو ہارٹ اٹیک ہو گیا۔

امی امی جان اٹھیں۔"حماد اپنی ماں کیلئے تڑپ رہا تھا۔ "

یا اللہ یہ کونسی قیامت برپا ہو گئی میرے گھر پر۔"ارتضیٰ کی ماں یہ سب دیکھ کر " رونے لگی۔

www.novelsclubb.com

امی آپ جائیں فروا بچی اور امی کو فارم ہاؤس لے جاؤ۔"فروا نے اور کوئی بحث " نہیں کی وہ انہیں لے کر چلی گئی۔پولیس وہاں آچکی تھی۔حماد کو عمر بھر قید کی سزا دے دی گئی۔وہ بھی ارتضیٰ کے کہنے پر۔

سزائے موت بہت آسان ہے پتا ہے تمہیں۔اور اتنی آسان موت تم نہیں مرو " گے تڑپ تڑپ کر مرو گے تم تمہارے وجود کا ہر حصہ ایک ایک کر کے سڑ جائے گا ۔"

م میری ماں پلیز مجھے امی کو دیکھنے دو ایک بار بس ایک بار۔"وہ سلاخوں سے " چمٹ کر منتیں کرنے لگا۔

وہ مر گئی ہیں۔ایسی اولاد ہونے کا غم برداشت نہیں کر پائیں وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ " رمشہ کو بھی اپنے ساتھ ڈوبا لے گئے تم

"اب تمہاری باری۔

نہیں ن نہیں ارتضی مجھے معاف کردو ارتضی میں تو برا ہوں تم تو اچھے ہو۔"اس " کی چیخ و پکار پورے پولیس اسٹیشن میں گونج رہی تھی۔اس کے بعد ارتضیٰ نے مڑ کر واپس نہیں دیکھا۔

یہ لیں بھائی اپنی بیٹی کو گود میں لیں۔"فروا نے بچی کو اٹھا کر اس کے گود میں رکھا۔"

روبا روبا نام ہے اسکا۔"وہ اس کے ہاتھوں کو چوم کر کہنے لگا۔ "

"روبا ماشااللہ۔ "

" بھائی بھابھی۔۔ "

اسے دفنا دیا ہے فروا اس کے ماں باپ کے پاس ملنے چلی جاؤ تم اور امی میں روبا " کے کچھ پیپر ورکس ہیں وہ پورے کردوں پھر ہم ساتھ چلیں گے۔"وہ روبا کی طرف دیکھ کر رہ نا سکا اور رو دیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بس میرا بچہ دیکھو اللہ کی ذات سے ناراض نہیں ہوتے کتنا پیارا تحفہ دیا ہے تمہیں "
اللہ نے اس کی ماں کو بھلے اپنے پاس بلا لیا ہو لیکن تمہارے دل کے سکون کیلئے اس
"پری کو بیجھا ہے۔

اللہ سے مایوس نہیں ہوا کرتے۔" وہ اپنی ماں کے کاندھے پر جانے کتنی ہی دیر رو "
دیا کیونکہ شاید اس کے بعد وہ پھر نہیں روئے گا۔ اسے مضبوط بننا پڑے گا اپنی بیٹی
کیلئے۔۔۔اپنی روبا کیلئے۔

----

www.novelsclubb.com

وہ الہام کی قبر پر پھول ڈال کر اب دعا کر رہا تھا۔

کیسی ہو بیگم دیکھو ہماری ننھی پری۔" وہ اس کی قبر کے پاس بیٹھا اس سے اسی "
طرح باتیں کرتا رہتا۔

روبا کا مطلب پتا ہے۔اللہ کا تحفہ۔۔۔۔۔پتا ہے تم مجھ سے اس بات پر بھی بحث " کرتی کہ یہ نام وہ نام۔"وہ اس کا سوچ کر ہی ہلکا سا مسکرا دیا۔

بہت جلدی کر دی تم نے بیگم جانے میں تم ہر بات میں جلدی کر بیٹھتی تھی۔" "

وہ اس سے ایسے باتیں کر رہا تھا جیسے کہ وہ اس کے سامنے ہو۔

ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا،ہمم پچھتاوا اس بات کا شاید ہی ختم ہو کہ شاید میں " "وہاں وقت پر پہنچ جاتا یا شاید وقت پر میں یہ کر پاتا۔۔۔

لیکن یہ تو اللہ کی مرضی تھی نا۔میں نے اس کے فیصلوں پر صبر کرنا سیکھ لیا ہے " "مجھے صبر آ گیا ہے۔

وہ اٹھ کر پیچھے مڑ گیا۔وہاں فروا کھڑی اس کا انتظار کر رہی تھی۔

ارے یہ دیکھو کیسے ہنس رہی ہی بدماش۔"روبا کو ہنستا دیکھ کر وہ بھی ہنسنے لگے۔وہ " اس کی زندگی میں روشنی بن کر آئی تھی۔وہ خوش رہنے لگا تھا اپنی بیٹی کیلئے۔

www.novelsclubb.com

اللہ اگر ایک راستہ بند کر دیتا ہے تو دوسرا ضرور کھول دیتا ہے۔وہ کبھی اپنے بندے کو بے سہارہ نہیں چھوڑتا۔وہ اپنے بندے کیلیئے کوئی نا کوئی بہانہ ڈھونڈ لیتا ہے۔۔۔خوشی کیلیئے صبر کیلیئے۔وہ بادشاہ کبھی اپنے بندوں کو بے سہارہ نہیں چھوڑتا۔

"چلوں روبا بے بی سونے کا ٹائم ہو گیا۔ "

"فروا اس کے ساتھ سو جانا آج میں دیر سے آؤنگا۔ "

"ٹھیک ہے بھائی۔۔۔بھائی ایک سوال پوچھوں۔ "

کال آئی تھی امجد صاحب کی۔اس کی حالت اور بگڑ چکی ہے اب علاج ہو کر بھی " نہیں ہو پائے گا اسی سلسلے میں جا رہا ہوں۔"اسے پتا تھا وہ حماد کے بارے میں پوچھنے جا رہی ہے۔

ب ب بابا۔"وہ جیسے ہی باہر جانے والا تھا روبا کی معصوم آواز پر رکا۔ "

ارے ارے دیکھو تو ہماری گڑیا نے باتیں کرں ا شروع کر دی ہیں۔" فروا نے " پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا

"شب بہ خیر پرینسیز بابا جلدی آجائیں گے۔ "

"اسلام علیکم امجد صاحب۔ایسا بھی کیا کام تھا جو آپ نے مجھے اس وقت بلایا۔"

"آپ خود آکر دیکھ لیں۔ "

وہ امجد صاحب کے پیچھے سیل میں آیا۔وہاں پر وہ پڑا تھا منہ کے بل ہاتھ پاؤں ادھر ادھر۔۔۔اس کی جلد ساری کی ساری خراب پڑ گئی تھی۔وہ پہچان میں بھی نہی آرہا تھا۔

"یہ کب ہوا؟ "

" تھوڑی دیر پہلے ہی۔ "

"آپ کے تایا کو کال کی ہے وہ لینے آرہے ہیں۔ "

ارتضیٰ بس اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ یہ وہی شخص تھا جو بڑی بہادری سے گناہ سرانجام دیتا تھا اس نے اور بھی بہت جرم کئے تھے۔ لیکن اب دیکھو مٹی کی خاک بنا پڑا ہے۔

ارتضیٰ نے اسے ایک اور نظر دیکھنا گوارا نہیں کیا اور گھر کی طرف پلٹا۔ یہ تھا اس کے رب کا بدلا یہ تھا اللہ کا فیصلہ۔ دنیا کی طاقتیں بھول جاتی ہیں کہ ان سے اوپر بھی کوئی ذات ہے ایسی زات جو بے نیاز ہے جس کی طاقت کو کوئی زوال نہیں۔ بھول جاتی ہیں کہ وہ اگر ایک پل میں انسان کی جھولی بھر دے تو اگلے ہی پل اسے زمین کی خاک بنا دے۔

اس نے کہا تھا وہ بہت دور چلی جائے گی اور وہ سچ میں چلی گئی۔آخر کو اپنے قول کی " پکی جو تھی۔

"وہ فنا ہو گئی۔

ختم شدہ

www.novelsclubb.com